رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان ۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

البدر کے صفحہ ۳۰ کالم ۳ مین یا ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ کی ظہر و عصر کی ڈائری مین ایک رویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی درج ہے اور پھر اسیطرح صفحہ ۳۴ کالم ۲ مین ظہر کے وقت کی ڈائری مین ایک رویا درج ہے جس مین تین ۳ بھینسے کا لفظ لکھا ہے اور پھر اسکے آگے ایک دعا ہے یہ ہر دو رویا اور دعا اور پھر خصوصیت سے ۳ بھینسے کا لفظ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ کسی اہم واقعہ کی خبر دیتے ہین اور پھر اُس دعا مین... فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بھی ۳ کلمات ہین جن کا تعلق ان تین بھینسون سے معلوم ہوتا ہے اور اصل لفظ جو اُس وقت رویا بیان کرتے ہوئے حضرۃ اقدس نے زبان مبارک سے نکالا وہ لفظ بھینسے ہی ہے جسے سانڈ بھی کہتے ہین نہ کہ بیل امید ہے کہ ان خوابون کی اصل حقیقت اور پھر نیک انجام جلد تر منکشف ہونیوالا ہے۔ ہمارے ناظرین چشم براہ رہین

معمول احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا روزانہ دستور العمل

حضرۃ مسیح موعود صلعم سوای حالت بیماری کے جس مین آپ بہت سخت لاچار ہون ہر ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہین +

حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود نماز کی امامت نہین کرتے بلکہ مقتدی ہوکر نماز ادا کرتے ہین +

جب کسی جنازہ کی نماز پڑھنی ہو تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس وقت خود امام ہوتے ہین +

سوائے مغرب کی نماز کے سنت موکدہ کے باقی کل سنن نوافل ہر ایک نماز کی ماقبل و مابعد آپ گھر مین ادا کرتے ہین مگر آج کل ماہ رمضان مین مغرب کی سنت موکدہ آپ گھر مین ادا کرتے ہین +

آجکل رمضان مین تو نہین مگر آپ کی یہ مستمرہ عادت ہے کہ فجر کی نماز ادا کر کے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد سیر کے لئے تشریف لاتے ہین اور اپنے اصحاب کے ساتھ میل یا دو میل تک چہل قدمی فرماتے ہین اور راستہ مین مختلف قسم کے ذکر اذکار ہوتے رہتے ہین جن مین کبھی جماعت کو نصیحت ہوتی ہے یا کسی سوال کا جواب یا اپنی مشن کا تذکرہ وغیرہ +

عام طور پر آپ کی مجلس کا وقت مغرب کی نماز ادا کرنیکے بعد سے عشا کی ادائیگی تک ہے۔ مگر اکثر اوقات ظہر اور عصر کے اوقات مین بھی مجلس کرتے ہین اور ان مجالس مین نو وارد مہمان آپ سے ملاقات حاصل کرتے ہین۔ جب کبھی آپ کی طبیعت علیل ہو اور نماز مین شامل نہ ہوسکین تو کہلا بھیجتے ہین کہ نماز پڑھ لو مین نہین آسکتا تا کہ لوگ انتظار مین نہ رہین اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو حضرۃ اقدس اس کے آگے سے نہیں گذرتے۔

جس مسجد مین جماعت ہوتی ہے اُس کی دو منزل ہین ایک اونچی ایک نیچی۔ آپ دولت سرا سے تشریف لاکر جب اول نیچے کے حصہ مین داخل ہوتے ہین تو جو جماعت وہان موجود ہوتی ہے آپ اُس پر سلام علیکم کرتے ہین۔ پھر جب اونچے حصہ مین آتے ہین تو وہان کی جماعت پر سلام کرتے ہین اور اسی طرح جاتے ہوئے ہر ایک جماعت پر سلام کرتے ہین +

دیکھا گیا ہے کہ اکثر ابتدا سلام علیکم کی آپ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور جتنی دفعہ آپ آوین جاوین برابر سلام علیکم کرتے ہین۔ تکبیر تحریمہ کیوقت آپ کانون تک ہاتھ اٹھاتے ہین اور دست مبارک سینہ (صدر) پر باندھتے ہین اور آج تک ایک وقت بھی آپسے آمین بالجہر نہین سنی گئی نماز کے کسی رکن مین بھی آپ امام سے پیش دستی نہین کرتے حالت قیام مین آپکے پای مبارک ایڑیون کی طرف سے کچھ ملے ہوئے ہو اور پنجہ کی طرف سے کچھ کشادہ ہوتے ہین +

طاعون کا حکمی اور یقینی علاج

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کر کے اُن کی اُس تعلیم پر کاربند ہونا جو کہ آپنے کتاب تقویۃ الایمان و کشتی نوح مین اللہ تعالی کے القاء سے اسی لئے درج کی ہے کہ جو اس پر عمل کرے وہ طاعون سے ضرور محفوظ رہیگا (۲) حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوار کافور گولیان سرکہ مین بنا کر استعمال کرتے رہین (۳) اگر کسی کو طاعون ہوئی ہو تو توبہ و استغفار کرنا اللہ تعالی پر سچا ایمان لانا۔ کثرت سے جونکین لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنشیا کا جلاب لینا اس کے بعد مصفیات خون کا استعمال کرنا (۴) کھلی ہوا مین رہنا گھر و کپڑون وغیرہ اور نالیون کو صاف رکھنا (۵) طاعون زدہ مقام مین نہ جانا +

۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نمازیں بھی اپنے اپنے وقت پر مسجد میں ادا کین۔

مغرب اور عشا کے مابین مجلس ہوئی اوسمین کوئی تقریر یا ذکر قابل اشاعت نہین ہوا میر ناصر نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کل شئی خادمک والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس مین بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑہکر دوسرونکو بھی ساتھ ملا لیا جاوے تو حرج تو نہین۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کوئی حرج نہین ہے اور مغرب اور عشا کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئین۔

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت تشریف لائے تو بکثرۃ مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے اس کو مدنظر رکھکر ایک خادم نے اوس تکلیف مین حضور کیساتھ اظہار ہمدردی کیا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بدن تو تکلیف **کیواسطے ہے اور کس لیئے ہے۔**

بعد ازین فرمایا کہ اللوار کے متعلق مضمون لکھہ رہا ہون نیچے فارسی ترجمہ بھی کر دیا ہے تا کہ اُس کی اشاعت اتماما للحجت بخارا سمرقند وغیرہ ممالک مین بھی ہو جاوے۔ پہر حضور کہنے لگے کہ مین وہ مضمون لاکر بطور نمونہ سناتا ہون چنانچہ آپ اندر گہر مین تشریف لے گئے اور مضمون لاکر اس کا عربی مسودہ اور فارسی ترجمہ سناتے رہے فرمایا کہ اس مضمون کو مین نے تین طرح پر تقسیم کیا ہے (اول) اجمال رکہا ہے (دوم) تفصیل کی ہے کہ کیون اس امر کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پرہیز کرین اور وجہ بتلائی ہے کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے اور لوگ گالیان دیتے اور سب و شتم کرتے ہین (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تفریق کرکے دکہائی ہے اور مخالفون کی مخالفت کے کیا نتائج ہوئے۔

عصر کی نماز باجماعت حضرۃ اقدس نے ادا کی۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پہر کہانا تناول فرمانے کے بعد جب آپ تشریف لائے تو عشا کے قبل تدری مجلس کی اور اخبارات انگریزی سنتے رہے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو نشان دکہلاتا ہے اشتہاری دکہلاتا ہے کسوف و خسوف بھی اشتہاری تہا اور وہ آسمانی تہا اب یہ طاعون بھی اشتہاری ہے اور یہ زمینی ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی دیکہتے جاؤ تو جیسی طاعون اب ہے اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو اس کے پاؤن جمے ہین اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہو جاتا موت اور خوف بھی خدا کے رعب کا نظارہ ہے۔ اور اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہو جاوے گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسیکا قول ہے ؎

ابتدای عشق ہی روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

پہر بعد ازان دیگر احباب کے تذکرہ اذکار حضور سنتے رہے اتنے مین اذان ہوکر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کرکے تشریف لے گئے۔

---

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد ادای جمعہ نماز جنازہ ایک احمدی بہائی مرحوم کی حضرۃ اقدس نے پڑہائی۔

عصر اس وقت تشریف لاکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تہا وہ یاد نہین رہا

يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

مغرب و عشا ہر دو نمازین اپنے اپنے وقت پر حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہین ہوا

---

۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پارچہ امرتسر نے آکر حضرۃ اقدس سے نیازمندانہ طور پر نیاز حاصل کی اور استفسار پر اُس نے جواب دیا کہ ہم امرتسر مین ایک بڑے سوداگر ہین اس طرف تمام علاقہ مین ہماری دکان سے کپڑا آتا ہے مین اپنی آسامیون سے روپیہ وصول کرنے آیا تہا میرے بہائی نے کہا تہا کہ حضور کی قدم بوسی کرتا آؤن۔ پہر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب الگ ایک گوشے مین بیٹھے رہے بعد نماز وہ پہر نیاز حاصل کرکے اور دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔

مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور کہانا تناول فرماکر پہر کچہہ عرصہ بعد تشریف لائے امرتسر مین مولوی **رسل بابا** کی موت جو طاعون سے ہوئی ہے اور جو کہ اس سلسلہ کی تائید مین ایک بڑا نشان ہے اور الہام

تخرج الصدور الی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کی پردہ پوشی کرنیکیواسطے امرتسر کے مخالف مولویون نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حضرۃ اقدس کو پڑہکر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تہا **موت العالم** یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان) کی موت ہوئی لکہے ہے اور اس اشتہار مین **رسل بابا** کے نام کے ساتھ ایک لمبی دم بہت سے خطابون کی لگا کر عوام الناس کو دکہلانا چاہا تہا کہ **رسل بابا** واقعی ایک بڑا آدمی تہا اور اس نے شہادت کی موت پائی ہے اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جو کہ قابل درج اخبار ہے ✦

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تہا انہون نے کہا کہ ان لوگون نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ ایک عالم کی موت، گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی اُن کا جس قدر عالم تہا یا دوسرے لفظون مین یون کہو کہ ان مخالف مولویون کی جس قدر دنیا تھی انپر موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسل بابا کے مرنے سے وہ تمام اس کے ساتھ ہی مر گئے یا یہ کہ مولوی رسل بابا خود کیا مرا۔ ان سب کو بھی ساتھ ہی لے مرا۔ اسکا طاعون سے مرنا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان تہا جو کہ پورا ہو گیا۔ اور مخالفون کی ناک کٹ گئی کیونکہ جس حال مین رسل بابا کی موت کو وہ ایک عالم کی موت قرار دیتے ہین تو دوسرے الفاظ مین وہ تسلیم کرتے ہین کہ اب ہم قابل خطاب رہے ہی نہین ہم مُردون سے خطاب کرکے اب کیا حاصل ✦

اور پہر جس مقام پر اُس کی طاعون کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا ہے وہان چند ایک احباب نے یہ کہا کہ اگر یہ شہادت کی موت ہے تو ان تمام مخالف مولویون کو ایسی آرزو کرنی چاہیئے اور اُن کو دعائین کرنی چاہیئین کہ ان کو طاعون ہو اور وہ اُسی سے مرین ✦ (آمین خس کم جہان پاک۔ ایڈیٹر)

پرانا خواب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جسمین انہون نے بجلی دیکھی تھی اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ مینے بھی ایک خواب دیکہا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارۃ ہے وہان بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے بجلی چمکنے کی تعبیر [illegible]

پرانی ڈائری کے نوٹ

البدر کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر ۱۸۹۵ء کی ڈائری مین سے جو نوٹ ہم نے دیئے ہین وہ ہر ایک احمدی ممبر کو تکرار اً پڑہنے چاہیئین کیونکہ اس مین وہ طریق درج ہے جس سے ایک طالب حق ایک راستباز سے مستفید ہو سکتا ہے اور ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی حال اور قال پر نظر ڈالکر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک ریویو کیا کرے کہ اس امام پاک کی بیعت کے بعد اُس نے آج تک کیا تبدیلی اپنے اندر کی ہے جو پیوند اُس نے باندہا ہے کیا اُس کی روح اُس سے مستفید ہوئی ہے کہ نہین اگر اس پیوند کا کوئی حصہ اُسے ناقص نظر آوے تو چاہیئے کہ اُسے پہر جوڑے

اور اس نور اور ہدایت کے شجر طیبہ سے پورے طور پر مستفید ہو ۔ یون نام کو تو اس وقت کئی کروڑ انسان موجود ہین جو کہ حضرت محمد مصطفٰے صلعم کا کلمہ پڑہتے ہین اور آپ کی امت مین سے اپنے آپ کو کہتے ہین مگر وہ لوگ اپنے افعال اپنے حرکات اور اپنے سکنات سے آنحضرت کے لئے جائے ننگ و عار ہین اگر خدانخواستہ ہمارے بھی صرف دعوے ہی دعوے ہون مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے افعال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتین ہم مین اور اُن مین کیا تمیز ہوئی خدا تعالیٰ اس قسم کے نفاق سے ہمین اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے ۔ آمین ۔ البدر کے کالمون مین آج تک کئی مضمون حضرۃ اقدس کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہین جس مین خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جتلا دیا ہے اور کہدیا ہے کہ رسمی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہین دیتی ۔ اور نرے دعوے سے کچھ نہین بنتا ۔ جہان تک ہو سکے اپنے اندر تبدیلیان کرو اور ایک نئے انسان بنو ۔ جو اپنے آپ کو ایک نیا انسان بناتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کامون مین گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا ۔

تہجد مین خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو درمیانی نمازون مین بباعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے رازق اللہ تعالےٰ ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہونگے اس لئے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازون کے جمع کرنے مین نہین ہو سکتی ❖

جبکہ ملازمت مین اور دوسرے کئی امور مین لوگ سزا پاتے ہین (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہین) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاوین تو کیا خوب ہے ❖

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اُٹھاتے ہین وہ لوگون کی نظرون مین بھی مرغوب ہوتے ہین اور یہ کام نبیون اور صدیقون کا ہے ❖

جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالےٰ کبھی اپنے ذمہ نہین رکھتا پورا اجر دیتا ہے ۔

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے تو ایسے موقعہ پر ہان مین ہان نہ ملائے اللہ تعالےٰ نے تہذیب سے منع نہین کرتا مہذبانہ جواب دیوے حکمت کے یہ معنے نہین ہین کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو کبھی اخفائے حق نکرے **ہان مین ہان ملانے سے انسان کافر ہوجاتا ہے** ؏ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ۔ اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہیئے ۔ ہمارے دین مین کوئی بات تہذیب کے خلاف نہین ۔

اسلام ! اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے ۔ جیسے کبھی دو بہائی ہین فساد ہو تو بڑا بہائی بسبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بہائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ پیدائش مین اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونون کا برابر ہے اسیطرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے ۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا ۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل خیر خواہ کا دشمن ہو جاتا ہے اسیطرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ اُن کے دلونمین اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تھی ۔ انسان کثرت قوم ۔ قدامت ۔ اور کثرت مال کے باعث متکبر ہو جایا کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لئے (ابتدا مین) انہون نے نہ مانا حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے ۔ اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا نہین کہنے دیتا ۔ مگر دوسرے مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو طیار ہو جاتے ہین دیکھو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلعم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرۃ اس وقت زندہ ہوتے تو آپکی دنیاوی عظمت کے خیال سے بھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے بلکہ ہزار ہا درجہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلعم کے ہین اُنکو گالی نہین دیسکتے ۔ بے ادبی سے پیش نہین آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزارون گالیان سناتے ہین ۔ اسلام دوسری اقوام پر محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے ۔ اسلام کا مضمون **لا الٰہ الا اللہ** کسی دوسرے مذہب مین نہین ہے ۔

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب مین ایک دفعہ ذکر سنایا کہ ایک دفعہ آپ علیگڈہ مین تھے اور ایک وہان کے کالجیٹ سے آپ کا تعارف تہا ۔ حکیم صاحب نے اُن سے کہا کہ آپکے کالج مین بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفر ہین کیا آپ اُن سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کرکے ہمین بتلا سکتے ہین کالجیٹ صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر اُنہون نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ مین نے فلاسفر صاحب سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تھی مگر اُنہون نے جواب دیا کہ ایشیائی دماغ اس قابل ہرگز نہین ہین اور نہ اُن مین یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکین ۔ آجکل کے گریجوایٹ اور کالجیٹ جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دلدادہ ہین اہل یورپ کے فلاسفرون اور ہیئت دانون کا کچھ ایسا رعب پڑا ہوا ہے ۔ کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے ۔ ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اسیطرح اہل یورپ کی زبان سے جو مسئلہ نکلے یا جو فلسفہ وہ بیان کرین اُس کی تردید پر اپنے دماغون کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہین ۔ اور میان مٹھو کی طرح جو وہ پڑہائین اُس کی رٹ رکھنا ان کا فرض منصبی ہو گیا ہے اور اس نقش قدم چلنے نے ان لوگون کے دلون پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کر دیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فونوگراف کی ہے کہ جو کچھ اوس مین بند کیا جاوے وہ وہی بولتا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہہ سکتا اسی طرح ان کالجیٹ صاحب نے آکر فلاسفر صاحب کے وہ الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کر دئے کہ اُنہون نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے ۔ حکیم صاحب نعوذ باللہ اس لچر جواب کو کب وقعت دے سکتے تھے اور وہ اس غلط بات کے کہ روشنی مغرب سے آئی ہے کب قائل ہو سکتے تھے جسکو خود قانون قدرت (یعنی نیچر) ہی دیکھے دیدیکر حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال رہا ہے تجربہ روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلع اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے پہر یہ سوال کیا کہ اب اُن سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہین ہین تو پہر خود حضرۃ مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریون نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب اُن کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیٹ صاحب نے جب یہ سوال فلاسفر صاحب کے روبرو پیش کیا تو پہر اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹالدیا ۔ خیر یہ قصہ تو در کنار گذشتہ ایام مین ایک امریکہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عسائیت کے تجارب پر کئی لکچر لاہور مین دئے ہین اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیٹون اور گریجوایٹون نے اُن کے لکچرون کی داد دی ہے بلکہ اُٹھکر اُٹھکر اُن کے شکریے ادا کئے ہین انمین سے بہت سے ایسے بھی تھے جو کہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین ۔ ہمین تعجب ہے کہ اُنہون نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی ۔ کیا اب اُن کو یہ بات سمجھ مین آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پہر ۳ ہین اور زید کے سر مین درد ہو تو بکر اپنے سر پہ پتھر مارے ۔ سے زید کے سر کا درد جاتا رہیگا یا اب عیسویت کی یہ تعلیم کہ اگر تیرے گال پر کوئی ایک طمانچہ مارے تو تو دوسری آگے کر دے ان کو انسانی فطرۃ کے مطابق ثابت ہو گئی ہے اور اب اُن کے دل اس پر عمل کرنیکیلئے بالکل کاربند ہو گئے ہین اور اب وہ اپنی تحریرون تقریرون خانگی اور قومی اور سوشیل موقعون پر اس کی نظیر خود بن جاوینگے یا اُنکی سمجھ مین یہ آگیا ہے کہ خدا باوجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ مین

داخل ہوا اور ایک خون کی بوٹی بنا پہر بڈی پہر لوتہڑہ پہر بچہ اور خون حیض سے پرورش پاتا رہا اور طفولیت مین لڑکون کے ساتہہ کہیلتا رہا اور پہر اُس کی قدرت وغیرہ سلب ہوگئی اور چند ایک اُس کے اپنے بنائے ہوئے سپاہیون نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا اور اس کی کچہہ پیش نہ گئی یا انہون نے اپنے تحصیل کردہ علوم سائنس فلسفہ۔ طبیعات وغیرہ کے برخلاف اب اس امر کو سمجہ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتہہ آسمان پر جا بیٹہا ہے اور اتنے ہزار برسون سے وہین ہے اور ابہی تک اتنی جرأت نہین ہوتی کہ نیچے قدم اتار سکے باوجود اس کے کہ ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر جم گئے ہین مگر اس کو اس کی غیرت نہین اگر ان سب باتون مین سے کچہہ بہی نہین ہوا تو کیا وہ ہمین کہولکر بتلا سکتے ہین کہ انہون نے کس امر کی داد دی ہے اور کس بات کا شکریہ ادا کیا ہے وہ کون سے باریک در باریک علوم اور اسرار اون پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے کہل گئے ہین جس سے پادری صاحب کا لکچر شکریہ اور داد کا مستحق ہوگیا ہے۔ اگر وہ کہول کر بیان کر دین تو پہر ہم دیکہینگے کہ یہ قدر دانی کہانتک قابل وقعت اور قابلِ قدر ہے ✤

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ سے طلباء کا امتحان شروع ہوگیا ہے

اہل یورپ کی عیسویت کا نمونہ

ہمارے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر سلسلہ احمدیہ کی ایک چہپے ہوئے رتن ہین آپ فارن ممالک کے ساتہہ خط و کتابت رکہتے ہین مفتی صاحب کا دستور ہے کہ مذہبی میگزینون مین کسی شخص کا نام کسی اخبار مین دیکہہ لین یا کسی فہرست مین کوئی کتاب نظر آجاوے جسکا تعلق مذہب سے ہو تو جہٹ اوس شخص کے نام خط لکہکر اس کے حالات دریافت کرتے ہین اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ مشن سے اُسے انٹروڈیوس کرانیکی کوشش کرتے ہین اور وہ کتاب منگواتے ہین اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہین مفتی صاحب موصوف کے کارنامہ تو ایسے ہین کہ ان کا مفصل ذکر کیا جاوے اور جیسے انہون نے ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا اوڑہنا اور بچہونا دین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے ویسی توفیق خدا تعالے ہمین اور ہمارے احباب کو عطا کرے مگر ہم اسے کسی اور وقت پر چہوڑتے ہین اور سردست یہ دکہلانا چاہتے ہین کہ ولایتی اخبار ذری تہنکر مین ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑہا جسے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم مسیح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تہا اور یہ نام اخبار نے اسی واسطے دیا تہا کہ بلا استعمال کسی دوا وغیرہ کے وہ لوگون کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچہہ پتہ اخبار مین درج تہا اس کے دعاوی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اُسے خط لکہا۔ اس خط کے جواب مین جو خط اوس شخص نے لکہا اُسے ہم درج اخبار ہذا کر کے دکہلانا چاہتے ہین کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ مین وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ جغرافیہ وغیرہ مین دکہلائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور منش کے لوگ بہی یورپ مین موجود ہین تو ان کو منہا کر کے عیسائی آبادی کس قدر باقی رہتی ہے۔ وہ خط جو ولایت سے آیا اس کا ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ مین درج اخبار کرتے ہین اور وہ خط یہ ہے ✤

"از مقام فارن ورتہہ انگلینڈ مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء"

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جنابمن

آپ کا خط مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ مجہے ملا۔ میرے طریق کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہین۔ مین انکے جواب بہت ہی کم دیا کرتا ہون لیکن آپکا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے اس واسطے مین اس کا جواب لکہتا ہون اخبار والون کا مجہے نیم مسیح کہنا ایک لغو امر ہے۔ مین مسمریزم یا ہپنوٹزم کا عمل نہین کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا مذہب ہے۔ بلکہ یہ مانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول کرتا ہے جو اس پر ایمان لاتے ہین اور نیک زندگی بسر کرتے ہین۔ یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پہیلا ہوا ہے اور جس کے وعظ مشن کے پادری ہندوستان مین کرتے پہرتے ہین سراسر غلط ہے یہ عیسوی مذہب غلطیون کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال مین انگلستان کے پادریون کا سلسلہ صرف ایک ملکی مصلحت کا محکمہ ہے۔ ہندوستان کے فہیم اور ذہین باشندون کو چاہئے کہ عیسائیون کے ان جہوٹے اعتقادات سے بچین۔ مین اس مذہب کے ساتہہ ہمدردی نہین رکہتا میرا عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہین جن کو یہ طاقت عطا ہو سکتی ہے جو مجہو دی گئی ہے۔ مین نے ڈاکٹر ڈوئی کا حال سنا ہے وہ بہی میری طرح سکاٹلینڈ کا رہنے والا ہے اس نے دعوی کیا ہے کہ مین الیاس کا اوتار ہون مگر مجہے یہ معلوم نہ تہا کہ وہ بیمارون کو اچہا کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہے۔ مین اس کے متعلق کچہہ کہہ نہین سکتا مین نے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہین کی لیکن پادریون کے مذہب کے مخالف مین نے ایک کتاب لکہی ہے جس کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس ہے اگر آپ چاہین تو میرا خط اخبار مین چہپوا سکتے ہین۔ آپ کی سلامتی کا خواہان ہون ✤

مین ہون آپکا مخلص

ہیکٹر فرگیوسن

"اللّٰہ اکبر"

(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پنجوقتہ نمازون (فرائض اور سنت موکدہ) مین ہر ۲۴ گہنٹہ کے اندر ۱۹۲ مرتبہ تکرار کرتے ہین اور اس طرح سے ہر روز وہ ۱۹۲ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس سے بڑہکر حکو مت عظمت اور جاہ و جلال مین کوئی نہین ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہین اور عملی رنگ مین کوئی شہادت اس کلمہ کی تصدیق کی نہین دیتے وہ کم سے کم مؤذنون کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتون مین ۳۰ مرتبہ سنتے ہین۔ اس حساب مین ہمین یہ بہی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان مین اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت مین بہی یہ ۶ ہی دفعہ بولا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنون مین ایک بندہ خدا نے جسطرح نبہایا ہے اُسے حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب نے ایکدفعہ درس قرآن مین اسطرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک سشن کورٹ مین ایک قتل کا مقدمہ پیش تہا۔ ملزم کے بیان ہو رہے تہے کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ سررشتہ دار جو بیان وغیرہ قلمبند کرتا تہا مسلمان تہا۔ اس نے جج صاحب سے نہ اجازت مانگی نہ اطلاع دی اور یکلخت قلم دوات اور کاغذ رکہکر نماز کے لئے قبلہ رخ اپنی اوسی جگہ کہڑا ہوگیا جہان لکہہ رہا تہا۔ جج صاحب نے جو اس سے کچہہ پوچہنا چاہا تو دیکہا کہ وہ نماز پڑہ رہا ہے بحالت مجبوری اس نے ملزم سے بیان لینے چہوڑ دئے اور چپ بیٹہا رہا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز مین سررشتہ دار صاحب کو بالکل مخاطب کیا جب وہ نماز ادا کر چکا تو جج صاحب نے اُسے کہا۔

جج صاحب یہ کیا کیا۔ **سررشتہ دار** حضور نماز پڑہی ہے **جج صاحب** پہر کام کیسے ہوگا۔ **سررشتہ دار**۔ اگر چہوٹے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاوے تو اس کی طاعت مقدم ہے اس پر جج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار نے فوراً ادب سے کہا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہین خود ہی خیال فرما دین کہ اگر ایک حاکم کے ہوتے اس سے اعلیٰ حاکم آکر حکم دے تو کس کی تعمیل کی جاوے۔ اس پر جج صاحب قلم منہہ مین لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچکر یہ حکم دیا کہ ان لوگون کو نمازون سے ہرگز کبہی نہ روکا جاوے جیسی سچی یہ لوگ طاعت کرتے ہین اور کوئی کر ہی نہین سکتا ✤

(اعجاز احمدی)

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر

اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ جو اس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اُس کو پہنچاتے ہیں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتے کہ زندہ مردوں کی روحوں میں کیونکر جا بیٹھا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے اور دوسرے جہان میں پہنچ گئے کیا وہ بھی دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے؟

اور خدا پر بھی جھوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیوں کا مطلب نہیں سمجھا اور سوال دیگر اور جواب دیگر کی مثل اُنپر صادق کی یہودی تو کہتے تھے کہ مسیح کی روح کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اس کو زندہ معہ جسم دوسرے آسمان پر اوٹھا لیا اور پھر کسی وقت مارونگا بھلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تھا کہ مرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہیں ہوا اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تھا کہ ابھی تو عیسیٰ نہیں مرا جب مریگا تو میں اپنی طرف اس کی روح اوٹھا لونگا۔ یہ الٹا جواب دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ یہ کہا کہ میں عیسیٰ کو مردوں کی روحوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہیں ایک جسم دار شخص روحوں میں کیونکر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان میں کیونکر پہنچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی اور پھر رسول نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ میں مردہ روحوں میں اس کو دیکھ آیا ہوں وہ گواہی بھی رد کی جاتی ہے اور پھر اسلام کا دعویٰ اور اہلحدیث ہونے کی شیخی۔ عیسیٰ سے تو معراج کی راتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی نہ ہوئیں موسیٰ سے باتیں ہوئیں اور قرآن شریف میں ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نکر پس یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندہا گیا۔ پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے اُن سے ڈرنا چاہئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بیوقوفو! کیا آنحضرت صلعم عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَيْنِ اور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بد بودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ یعنی عیسیٰ کیوقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور اُن کے لئے وہ ساعت ہو گئی قرآنی محاورہ کے روسے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دیگئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرۃ عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہو گئی اور نیز اُس زمانہ میں طاعون بھی اُنپر سخت پڑی اور درحقیقت اُنکے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزارہا طاعون سے مر گئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہو گئے گو آئے قیامت تو تمام لوگوں کے واسطے قیامت ہوگی۔ مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اُس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اُس کی مثل تمہیں دیجائیگی یعنی مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اس میں شک نہ کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جواب تک نہیں آئی اس کی نسبت غیر موزون تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نکرو اور تم اس کو دیکھو گے۔ اُس زمانہ کے یہود تو سب مر گئے اور آنیوالی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اس کو دیکھ لیا یہ خدا کی کتابوں میں پرانا وعدہ عذاب کا چلا آتا تھا جسکا بائیبل میں جا بجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف میں اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسی سے یہودیوں کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اس وقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہیں ہرگز نہیں۔ اور جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعت کا کچھ قیامت سے خاص نہیں اور نہ قرآن نے اُس کو قیامت سے خاص رکھا ہے افسوس کہ نیم ملا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنے کر لیتے ہیں جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیوں کو کیا خوف تھا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی بیشک اُن کے دلوں پر اثر ڈالتی تھی۔

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساعت کا وعدہ تھا جو طیطوس رومی کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر اُنپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعۃ کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نامعلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے۔ قرآن کے منشا کو یہ لوگ ہرگز نہیں سمجھتے۔ آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو معہ جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تھا اُس کا کچھ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اُس کو اُٹھا لیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا۔

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا ان کا اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اس کی روح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہیں اُٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہئے تھا کہ نہیں درحقیقت اس کی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹھانا یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تھا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے۔ مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اس کے رفع روحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے۔

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ میں بحث کیوقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اُن کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُن کے گلے میں رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔ (باقی آئندہ)

✻ یہود حضرۃ مسیح کی غشی کی حالت سے بیخبر تھے یہ شبہ تھا جو اُنپر ڈالا گیا پس چونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ عیسیٰ صلیب پر مر گیا اس لئے وہ اُس کی رفع روحانی کے قائل نہ تھے اور اب تک قائل نہیں انکے مقابل پر امر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع اُن کے نزدیک مدار نجات نہیں۔ منہ

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود ربانی کا ریویو اور اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۵ و ۶

درنہ ایسے طور سے ان حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دیدین جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہوجائیں ایسا ہی چاہیے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کریں اور نہ ختم نبوۃ کے یہ معنے سمجھ لیں جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہوجاوے اور یاد رہے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرۃ صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوۃ شریعت والی یا نبوۃ مستقلہ منقطع ہوچکی ہے ولا سبیل الیہا الی یوم القیمۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ ومن دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتے مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرۃ صلعم خاتم الانبیاء ہیں اُسی جگہ یہ اشارہ بھی فرمادیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے اُن صلحاء کے حق میں **باپ کے حکم** میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہٗ قرآن میں فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسیکا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے اور اب کمال نبوت صرف اُسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپکا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔

اب جبکہ یہ بات طے پاچکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے* اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتا تو اس صورت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوۃ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کسقدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پاچکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اس کی نبوۃ آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاد نہیں تو پھر وہ کن معنوں سے اُمتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جبتک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل ہو پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ اُمتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کیلئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اُس کی جو براہ راست تھی دور کی جائیگی اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اُس کو ملیگی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو پھر اس صورت میں بھی یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ انہیں سے کوئی فرد بہ یمن اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسیٰ کو آسمان سے آتارنیکی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوۃ ملسکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اُتارنا اصل حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو یہ فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ ہو کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنی رکھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص سونا بنانیکا دعوی رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا اس سے کیا یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ کیمیاگر ہے سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسمیں تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہوجائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلی ہی نبی قرار پاچکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کرلینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ بیفروغ ہے بلکہ یہ دونوں حقیقتیں متناقض ہیں کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسٰی کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث امامکم منکم سے مترشح ہے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ ہر ایک کمال ان کا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کرچکے ہیں کہ کمال نبوت ان کی کا چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہیں ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے اور اگر کہو کہ حضرۃ عیسیٰ امتی تو کہلائینگے مگر نبوت محمدیہ سے اُن کو کچھ فیض حاصل نہ ہوگا تو اس صورت میں امتی ہونیکی حقیقت ان کے نفس میں سے مفقود ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعے سے رکھتا ہو جیسا کہ قرآن شریف میں جابجا اس کی تصریح موجود ہے اور جبکہ ایک امتی کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے کہ اپنے نبی متبوع سے یہ فیض حاصل کرے تو پھر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اجتماع نقیضین جائز رکھنا کس قدر حمق ہے اور وہ شخص کیونکر امتی کہلا سکتا ہے جس کو کوئی کمال بذریعہ اتباع حاصل نہیں۔ اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہوجاتا ہے کہ وحی الٰہی کے دعوے کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں۔ کیونکہ اپنی مادری زبان اُس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوۃ نبوۃ محمدی کے دعوی نبوت کرتا ہے۔ لیکن جو شخص بحیثیت ایک امتی ہونے کے فیض نبوۃ محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرتا ہے وہ مکالمہ الٰہیہ میں اپنے متبوع کی زبان میں وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع میں ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلق پر دلالت کرے افسوس حضرت عیسیٰ پر ہر ایک طور سے یہ لوگ ظلم کرتے ہیں

---

* بعض ہم ملامیرے پر اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلعم نے ہمیں یہ خوش خبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک انمیں سے نبوت کا دعوی کریگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بد نصیبو! کیا تمہاری قسمت میں تیس دجال ہی لکھے ہوئے تھے چودھویں صدی کا خمس بھی گذرنے پر ہے اور خلافت کے چاند نے اپنی کمال کی چودہ منزلیں پوری کرلیں جس کی طرف آیت والقمر قدرناہ منازل بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس وہ جو میری طرح موسٰی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی خبیث یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابھت اللھم ارحم منہ

اول بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر چڑھاتے ہیں جس سے اصل اعتراض یہودیوں کا ان کے سر پر قائم رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ قرآن میں ان کی موت کا کہیں ذکر نہیں گویا اُن کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے نامرادی کی حالت میں آسمان کی طرف ان کو کھینچتے ہیں جس نبی کے ابھی بارہ حواری بھی زمین پر موجود نہیں اور کار تبلیغ ناتمام ہے اس کو آسمان کی طرف کھینچنا اس کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ روح اس کی تکمیل تبلیغ کو چاہتی ہے اور اس کو برخلاف مرضی اس کی آسمان پر بٹھایا جاتا ہے میں اپنے نفس کی نسبت دیکھتا ہوں کہ بغیر تکمیل اپنے کام کے اگر میں زندہ آسمان پر اٹھایا جاؤں اور گو ساتویں آسمان تک پہنچایا جاؤں تو میں اس میں خوش نہیں ہوں کیونکہ جب میرا کام ناقص رہا تو مجھے کیا خوشی ہو سکتی ہے ایسا ہی اُن کو بھی آسمان پر جانے سے کوئی خوشی نہیں۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسکو نادانوں نے آسمان قرار دیدیا خدا ہدایت کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء

مجمع تحقیق الادیان قادیان

آج ہم احمدیہ پبلک کو مذکورہ بالا مجمع (سوسائیٹی) سے متعارف کرتے ہیں جو کہ کچھ عرصہ سے چند ایک جوشیلے احمدیہ احباب کی تحریک سے قائم ہوا ہے اور اگر اس مجمع کو قیام اور استحکام حاصل ہو جاوے تو اس میں شک نہیں کہ احمدیہ مشن کی یہ ایک بڑی ضروری شاخ ہے کہ جس کے ذریعہ سے امریکہ یورپ افریقہ ایشیا کے ہر ایک حصہ میں خدا تعالیٰ کی پاک توحید کی خوب اشاعت اور تبلیغ ہو سکتی ہے جس کے لئے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ **میرزا غلام احمد صاحب قادیانی** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مامور کیا ہے بیشتر اس کے کہ ہم اس مجمع پر کوئی اور ریمارک کریں یہ ضروری ہے کہ اس کے ابتدائی حالات سے احمدیہ پبلک کو مطلع کر دیں۔ سو واضح ہو کہ اول اول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء نے تجویز کیا تھا کہ وہ ایک مجمع یعنی سوسائیٹی ایسی قائم کریں جس میں طلباء کو تقریریں کرنے لکچر دینے کا ڈھب اور اپنے خیالات کو پبلک کے آگے پیش کرنے کے آداب سکھائے جاویں اس مجمع کے پریزیڈنٹ جناب صاحبزادہ میاں بشیر الدین **محمود احمد صاحب** منتخب ہوئے اس مجمع کا نام تشحیذ الاذہان قرار دیا جس کے معنے یہ ہیں کہ ذہنوں کو صاف کرنیوالا مجمع اس مجمع کے کچھ جلسے مدرسے میں ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۱ء میں جبکہ احمدیہ احباب بڑے دن کی تعطیلوں میں دارالامان میں آئے ہوئے تھے ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کل احباب کو مدعو کر کے اس مجمع تشحیذ الاذہان کے اغراض اور مقاصد کا بیان کیا گیا اور بعض تجاویز بھی پیش ہو کر پاس ہوئیں جس سے بیرونجات کی احمدیہ ذریت اس مجمع کی ممبر ہو سکتی تھی۔ بعد ازاں مدرسہ کے اعلیٰ منتظمان نے بعض مصالح کو مد نظر رکھکر اس مجمع کو صرف مدرسہ کے طلباء تک محدود کر دیا اور اس امر کو مناسب نہ سمجھا کہ اس میں طلباء مدرسہ کے سوا کوئی دوسرا ممبر ہو سکے۔ چونکہ اس جلسہ کے قیام سے بعض علمی مذاق کے نوجوانوں کو ایک عمدہ موقعہ ملگیا تھا کہ وہ اپنے خیالات اور علوم سے ایکدوسرے کو فائدہ پہنچا سکیں اور اب اس میں پابندی ہو جانے کی وجہ سے وہ شریک نہ ہو سکتے تھے اس لئے اُن کے جوشوں اور ولولوں نے تقاضا کیا کہ وہ ایک اور ایسا مجمع قائم کریں جس میں ہر ایک احمدی بھائی شامل ہو سکے اور جہاں اب اس وقت ہر ایک احمدی ممبر حتی الوسع اپنی اپنی جگہ اصلاح قوم اور تبلیغ اسلام وغیرہ دینی خدمات بجالانے کے واسطے متفرق طور پر الگ الگ کوشش کر رہا ہے وہ کوشش ایک مجموعی حالت میں ہوا کرے تا کہ اس کا اثر اور فائدہ بھی مجموعی طور پر بنی نوع انسان کو حاصل ہو سکے اوس وقت پھر ان احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے اغراض اور مقاصد کی التماس کر کے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماویں چنانچہ اس درخواست پر آپ نے اس کا نام

تحقیق الادیان

قرار دیا جہاں تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرۃ مکرم مولانا حکیم نور دین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کریں اور نیز اس کے قیام اور استحکام کیلئے دعا بھی فرماویں میں بذات خود تو اوس مجمع میں شریک نہ تھا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہیں اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ میں بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے پرکھنے کیواسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانوں کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانوں میں مختلف مذاہب دنیا کے ہیں ان زبانوں کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب اُن تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاویں اور پھر ان کے اصولوں کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب اسلام سے کر کے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانوں کو منتخب کر کے مختلف زبانوں مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کیواسطے مقرر کیا تھا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تھا۔ چونکہ ارادہ الٰہی ۔۔۔ اُس وقت نہ تھا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تھا اس لئے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسہ ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام میں مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی رکاوٹیں پیش آگئیں کہ ایکدو جلسہ ہو کر پھر آخر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تھا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ نہ ہوتا تھا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل نہ رہے اور انہوں نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک علمی میں ہندوستان اور کشمیر اور امریکا و یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک میں پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً اور اہل اسلام سے عموماً کرا دیا اور یہ اسطرح سے ہوا کہ اس جلسہ میں ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کی تبلیغ رسالوں۔ اشتہاروں اور ٹریکٹوں کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان میں میاں عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر میں شایع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر صاحب نو مسلم نے امریکہ یورپ اسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک میں روانہ کی جسکا ترجمہ انشاء اللہ کسی اگلے نمبر میں شائع کرینگے اس انگریزی چٹھی نے مسیح کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا میں پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تھا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہیں۔ ماہ نومبر ۱۹۰۲ء میں اس مجمع کے بعض ممبروں کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے پھر از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس کے اجرا کے مانع ہیں اُنہیں دور کیا جاوے۔ چنانچہ ۔۔۔

۔۔ پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع میں تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاویں جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کریں وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبد الحق صاحب نو مسلم۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں بعد نماز عشا ہوا اور ممبروں کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبروں کا فرض منصبی قرار دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان مین نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلون مین جیساکہ پہلے اکثر احباب قادیان مین جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہین کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بچاوے ٭

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

خبرین

۱۵ نومبر کو سینڈ برنگھم مین دو دیوانہ عورتین پکڑائی گئین جو کہتی تھین کہ وہ کوئین الگزنڈر کو تلاش کر رہی تھین ٭

ایک برلن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سپنڈرن کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو تھی کہ ایک لیڈی ماتمی لباس پہنے ہوئے اور نہایت غمگین شکل بنائے ہوئے زنانہ کمرے مین داخل ہوئی جس مین دو لیڈیاں آگے بیٹھی ہوئی تھین اتنے مین انھون نے سیٹی بجائی اور زنانہ کمرہ کا پھر دروازہ کھلا اور دو مرد داخل ہوگئے اور گاڑی چل پڑی سامنے وہ دو لیڈیان جو پہلے کمرے مین بیٹھی ہوئی تھین بہت حیران ہوئین راستے مین ان دو اجنبی مردون نے پہلی عورت کو کہہ کہ آگئے

اسٹیشن پر ایک مقدمہ مین تمہارے اظہار لیے ہین اترنا ہوگا۔ لیکن تعجب ہے کہ جونہی اگلا اسٹیشن آیا وہ عورت نکلکر بھاگی مگر ان دو مردون نے جھٹ اُس کو پکڑ لیا اور پہلی دو لیڈیون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم بڑی خوش قسمت ہو۔ جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مشہور قاتل ہے اور تم کو بھی دھوکا دینا چاہتا تھا

خبرین پہنچی ہین کہ پہلے جو کابل مین سخت سزائین دی جاتی تھین اور درہ سے ٹنگ پر باغیون کو مروا دیا جاتا تھا اب تقریباً بالکل نہین ٭

جب گذشتہ نومبر کو حضور ویسرائے دہلی تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہان حضور ملکہ معظمہ کی یادگار مین ایک زنانہ ہسپتال جمعہ مسجد کے حدود مین بنایا جاتا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ ہسپتال کسی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ مین جو مسجد کی حد مین ہو نہ بنائی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس حکم مین شامل ہے۔

جزیرہ ماریشس۔ مین بھی طاعون پھوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گبھرائے ہوئے ہین۔ اور سخت کوشش کرتے ہین کہ کسیطرح رک جائے۔

ولایت مین تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلون کے ذریعہ مسافت طے کی جائے آج کل تین تین چار چار گھنٹے متواتر ایک ہزار فیٹ کی اونچائی پر بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دو دو آدمی اکھٹے ایک بیلون کے ذریعہ سفر کرتے ہین ٭

۱۴ دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کی کچہری مین جارج ولیم ٹویل ایک انگریز انجینیر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم مین پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ مین میان بی بی مین جھگڑا ہوا اور بی بی نے خاوند کے منہہ پر ایک تھپڑ مارا۔ اس پر صاحب بہادر نے استرے سے اُس کا گلا کاٹ دیا۔ گو پیچھے پچھتائے مگر کیا بنتا تھا۔

جو خبرین ہمین متواتر ہندوستان سے پہنچی ہین اگر کسی قدر قابل اعتبار ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پھر افغانستان مین ویسا ہی جنگ ہونیوالا ہے جو پہلے افغانستان اور زولولینڈ مین ہو چکا ہے۔ اب ان لوگون کی نظرین جو ابھی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہین اور دیوانہ ملا کی لڑائی بالکل بھول رہی ہے موجودہ واقعات سے بعض اخبارات کو بالکل خبر نہین ہے کہ اس مین اس کی سازش ہے۔ اور وزیریون کی لڑائی کا حوالہ دیکر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہین

بیشک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایکسال قبل اور اب کے حالات مین بہت کچھ انقلاب آگیا ہے پارلیمنٹ مین بھی افغانستان کے متعلق بہت کچھ بحث ہو رہی ہے اور

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار مین درج فرماکر مشکور فرما دین۔ شیر علی۔ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ دارون مین کچھ تغیر تبدل کیا گیا ہے۔ آئندہ خیراتی یا تجارتی حصص وغیرہ کا روپیہ مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سکرٹری کے پاس آنا چاہیئے۔

شیر علی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن

اشاعت اسلام قادیان

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر

السلام وعلیکم ورحمتہ وبرکاتہٗ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء مین ایک تحریک کی گئی تھی کہ جس صاحب کی تنخواہ مین ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا روپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بھیجکر ثواب حاصل کرین اس تحریک کے مطابق دو صاحبون نے ترقی ہونے پر اپنے پہلے اضافہ کی رقم بھیجکر میگزین کی اعانت کی ہے ۱۔ اول منشی نعمت علی خان صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ پشاور جنہون نے سب سے اول اس نیک کام مین نمونہ بنایا ہے اور اب تک للعہ روپیہ دے چکے ہین (دوم) شیخ احمد اللہ صاحب کلرک پلٹن ۲۶ سیالکوٹ جنہون نے ابھی مبلغ ۱۵ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبون کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن

اشاعت اسلام قادیان دارالامان

مطبع مصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا